## سُوْرَةُ النِّسَاء کی تفسیر Lesson 9: An-Nisa (Ayaat 86-93): Day 29

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

خدا (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا اور خدا سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہے؟ (۸۷)

پچھلی آیت میں اللہ نے اپنے حسیب ہونے کی بات کی ہے تو دلائل بھی دے رہا ہے۔ اللہ تو وہ الہ ہے جو عبادت کے لائق بھی ہے اور سب کو جمع کر کے پوچھ بھی لے گا۔ جب حسیب کے ساتھ علیٰ کا لفظ آتا ہے تو اس کے معنیٰ ہیں وہی کافی ہے۔ اللہ سے بڑھ کر کوئی سچّا نہیں ہے۔

پچھلی آیت میں ہم نے سلام کی بات کی تھی کہ ویسا ہی سلام یا اُس سے بڑھ کر سلام اور دُعا دو۔ اسی طرح جب کوئی تحفہ دے تو اُسی طرح کا یا اُس سے بھی بڑھ کر تحفہ دو۔ (مجازی معنیٰ)

اسلام ہمیں تحفوں کے بارے میں بھی گائیڈ کرتا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ تحفہ اللہ کی خاطر دینا چاہیئے۔ تحفے محبت بڑھانے کے لئے دینے چاہیئے۔ ہمارے ہاں شادیوں اور دیگر مواقع پر مقابلہ بازی کی جاتی ہے اور کئی دفعہ تحفوں اور لین دین کی وجہ سے ناراضگی اور کدورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

تحفہ خلوص کے لئے دینا چاہیئے۔ بعض لوگ وہ چیز دیتے ہیں جو فالتو پڑی ہوتی ہے۔ محبت کے اظہار کے لئے تحفہ دیں۔ تحفہ وہ دیں جو لینے والے کو پسند آئے اور وہ استعمال کرے۔ دینے والا اپنی حیثیت بھی دیکھے اور جس کو دینا ہے اُس کی پسند بھی دیکھے۔ ہر کوئی اپنی قدرت اور حیثیت دیکھیں۔

مثال: عید پر ہر کوئی کیک دیتا ہے۔ شادی پر ہر کوئی مٹھائی دیتا ہے۔

ایسا تحفہ دیں جو وہ استعمال کریں اور آپ کو ثواب ملتا رہے۔ گھریلو استعمال کی چیزیں دیں۔

بلاوجہ سجاوٹ پر پیسے ضائع نہ کریں۔ اچھی کتاب یا کوئی ایسی چیز دیں جس سے دوسرے کو فائدہ ہو۔

اوپر نفاق کی بات ہو رہی تھی یہ موضوع بھی اُسی سے متعلق ہے۔

منافق کو تین چیزیں پسند نہیں؛

1. رسولؐ کی اطاعت (کیونکہ اپنی مرضی کرنا چاہتا ہے)
2. جہاد۔ اللہ کے راستے میں نکلنا
3. ہجرت: اللہ کی راہ میں سب کچھ چھوڑ دینا۔

ہجرت اور جہاد میں بچے، عورتیں، معذور اور بوڑھے بعض اوقات مجبور ہوتے ہیں۔

مومن وہ ہے جو وقت آنے پر ہجرت کرے گا۔ منافق وہ ہے جو کام کے وقت پر اپنے آپ کو پیچھے کر لیتا ہے۔ منافق بات ماننا نہیں چاہتا۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ تو کیا سبب ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ خدا نے ان کو ان کے کرتوتوں کے سبب اوندھا کر دیا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جس شخص کو خدا نے گمراہ کر دیا ہے اس کو رستے پر لے آؤ اور جس شخص کو خدا گمراہ کر دے تو اس کے لئے کبھی بھی رستہ نہیں پاؤ گے (۸۸)

جب ہجرت کا حکم آتا تو کچھ لوگ تو فوراً تیار ہو جاتے اور کچھ بہانے کرنے لگتے۔

صحابہ کرامؓ ایسے لوگوں کے بارے میں دو رائے رکھتے تھے۔ ایک گروپ کہتا کہ کوئی بات نہیں سنبھل جائینگے۔ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائینگے اور دوسرا گروپ نے کہا کہ ہم ان کو منافق سمجھتے ہیں۔

اللہ نے یہ حکم دے دیا۔ کہ جو اللہ اور نبیؐ کا حکم نہیں مانتے، بہانے کرتے ہیں وہ منافق ہیں۔

مسند احمد کی روایت ہے کہ کچھ لوگ مدینہ آئے لیکن پھر کسی بیماری یا تنگی کی وجہ سے مدینہ چھوڑ گئے / لوگوں نے پوچھا کیا ہوُا تو بولے ہمیں مدینہ پسند نہیں آیا۔ پھر کچھ لوگ تو کہنے لگے کہ کوئی بات نہیں ابھی یہ اسلام میں نئے ہیں۔ لیکن کچھ صحابہ کرامؓ کو دُکھ ہوُا کہ مدینہ میں اللہ کے نبیؐ رہتے ہیں یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ اِن کی منافقت ظاہر ہو رہی ہے۔

ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ اگر کسی کا نفاق ظاہر ہو رہا ہو تو ہمیں اُس کے معاملے کو اللہ کے حوالے کرنا چاہیئے۔ کسی کے بارے میں اپنی کوئی رائے نہ دیں۔ کسی کے دین پر اپنی طرف سے اظہارِ خیال نہ کریں۔ رسول پاکؐ کے زمانے میں معاملہ اور تھا۔ اللہ کے نبیؐ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ اللہ اُن کو غیب کی بات بتا دیتے تھے۔ ہمیں کسی کے دِل اور اندرونی معاملے کے بارے میں کچھ کہنے کا حق نہیں ہے۔

اپنی فکر کریں دوسرے کے لئے دُعا کریں۔

جب کوئی خود دین سے دُور ہوتا ہے تو بعض اوقات اللہ اُس کو مزید دُور کر دیتے ہیں۔

أَرْكَسَهُمْ : علماء کرامؒ نے اس کے چار معنی بتائے ہیں؛ ر ک س۔ ردّ کر دیا اِن کو۔ گرا دیا اِن کو۔ ہلاک کر دیا اِن کو۔ گمراہ کر دیا اِن کو۔

جان بوجھتے کوئی دین سے دور ہو تو اللہ پھر اُس کی عقل مار دیتا ہے۔

بعض اوقات ہم سے کئی غلطی ہو جائے تو دین سے دُوری سزا کے طور پر ملتی ہے۔

"۔۔۔ خدا نے ان کو ان کے کرتوتوں کے سبب اوندھا کر دیا ہے۔۔۔"جب ہم نیکی کے کام کرتے کرتے آرام سے بیٹھ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نیکی سے رُکنے پر یا کسی گناہ کی سزا، یا کسی بُرائی میں پڑنے کی وجہ سے ہمیں دین سے دور کر دیتے ہیں۔ بجلی کے جھٹکے کی طرح۔ انسان دور جا کر گِر تا ہے۔

ہمیں ہر وقت نیکی میں آگے جانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ بعض اوقات بُرے دوست اور ساتھی بھی پیچھے کر دیتے ہیں۔

"۔۔۔ کیا تم چاہتے ہو کہ جس شخص کو خدا نے گمراہ کر دیا ہے اس کو رستے پر لے آؤ اور جس شخص کو خدا گمراہ کر دے تو اس کے لئے کبھی بھی رستہ نہیں پاؤ گے"۔

جب اللہ کسی کو گمراہ کر دے تو پھر ہدایت نہیں مل سکتی۔ جو ہدایت کی طرف آتا ہے اللہ اُس کی مدد کرتا ہے اور جو اپنے لئے گمراہی پسند کرے، اللہ وہی راستہ اُس کے لئے آسان کر دیتا ہے۔

ہم صرف کسی ایک خاص حد تک کوشش کرسکتے ہیں۔ آپ کسی کو ہدایت دے نہیں سکتے۔ آپ اپنی طرف سے کوشش کرتے رہیں۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿۸۹﴾

وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں (اسی طرح) تم بھی کافر ہو کر (سب) برابر ہو جاؤ تو

جب تک وہ خدا کی راہ میں وطن نہ چھوڑ جائیں ان میں سے کسی کو دوست نہ بنانا اگر (ترک وطن کو قبول نہ کریں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ بناؤ (۸۹)

کچھ لوگ خود غلط راہ پر ہوتے ہیں اور جب آپ نیکیاں کرتے ہیں تو انہیں اچھا نہیں لگتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ بھی گمراہی میں گر جائیں۔ انسان کی فطرت میں ہے کہ اُسے نیکی اور بھلائی اچھی لگتی ہے لیکن وہ نفس اور شیطان کی وجہ سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔

لیکن گناہ کرنے والے کو سکون نہیں ملتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ دوسرے بھی گناہ کریں۔ وہ دوسرے انسان سے ناشکری کرواتے ہیں۔ یعنی میں اچھا کام نہیں کرتا تو دوسرے بھی نہ کریں۔

تو پھر ہم کیسے لوگوں کو دوست بنائیں؟

"۔۔۔ تو جب تک وہ خدا کی راہ میں وطن نہ چھوڑ جائیں ان میں سے کسی کو دوست نہ بنانا۔۔۔"

یہ مدینہ کے منافق نہیں ہیں۔ جب مکّہ سے ہجرت کرنے کا حکم ملا تو انہوں نے مکّہ نہیں چھوڑا۔ ان کا نفاق یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت نہیں کی۔ مومن اللہ کی خاطر ہر وہ چیز چھوڑنے پر تیار رہتا ہے جس کہ وجہ سے اس کا دین اور ایمان خطرے میں پڑ جانے یا کمزور ہونے کا ڈر ہو۔

منافق کو مال اور دُنیاوی چیزوں کی فکر ہوتی ہے وہ اللہ کی خاطر اپنا گھر چھوڑنے پر تیار نہیں تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب ہجرت فرض تھی۔

"۔۔۔اگر (ترک وطن کو) قبول نہ کریں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مدد گار نہ بناؤ(۸۹)

دنیا کی چاہت نے ان کو ہجرت کرنے سے روک دیا۔ ترکِ وطن اخلاص کی دلیل ہے۔

جب ہجرت فرض ہو اور کوئی نہ کرے تو مسلمان حکمران ایسے لوگوں کو پکڑ کر سزا دے سکتا ہے۔ اگر وہ مسلمانوں سے مقابلے پر آجائیں تو انہیں قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔

مگر کچھ لوگوں کو نہیں مار سکتے؛

اِلَّا الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ اَوۡ جَآءُوۡكُمۡ حَصِرَتۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ اَوۡ يُقَاتِلُوۡا قَوۡمَهُمۡؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمۡ عَلَيۡكُمۡ فَلَقٰتَلُوۡكُمۡۚ فَاِنِ اعۡتَزَلُوۡكُمۡ فَلَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ وَاَلۡقَوۡا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ﴿۹۰﴾ مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آجائیں (تو احتراز ضروری نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو خدا نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی(۹۰)

کچھ لوگ معاہدے کر لیتے ہیں۔ پھر آپس میں جنگ نہیں کرتے اور ایک دوسرے کے شہری کو قتل نہیں کر سکتے۔

مسلمانوں کی فارن پالیسی بتائی جارہی ہے کہ اگر مسلمان ملک کسی دوسرے ملک سے معاہدہ کرلیں تو پھر ایک دوسرے کے شہریوں پر ظلم نہ کریں۔ اُن کو تحفظ دیں۔ ایسے لوگوں سے جنگ نہ کریں۔

"---- اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو خدا نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی (۹۰)

منافقوں کو بھی درجوں میں بانٹ دیا۔

1. جو اسلام کے مخالف ہیں اُن کو پکڑو اور سزا دو۔
2. کچھ لوگ اسلام کے خلاف چالیں چلتے ہیں تم اِن سے بے نیاز ہو جاؤ۔
3. جن کے قبیلوں اور ملکوں سے معاہدے ہیں اِن کو کچھ نہ کہو۔

پاکستان اور انڈیا کے 1947 کے حالات: کچھ لوگ آ گئے۔ قربانیاں دیں۔ گھر اور جائیدادیں چھوڑ دیں۔ کچھ وہاں ہی رہ گئے۔ اگر کوئی مسلمان ہوں لیکن دشمن کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو قتل کریں تو پھر تم بھی اُن کو قتل کرو۔

ان آیات پر غور و فکر کریں اور پھر سوچیں کیا یہ قرآن صرف قرآن خوانی کے لئے ہے یا ساری زندگی کی رہنمائی کے لئے؟

سچ بتائیں کہ اگر یہ قرآن صرف پڑھ پڑھ کر بخشنے جانی والی کتاب ہوتی تو اِتنی مشکل آیات کی کیا ضرورت تھی؟

اگر آج مسلمان اپنی خارجہ پالیسی قرآن کی روشنی میں بنائیں تو اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہو گی۔

لڑائی کے وقت جنگ کریں لیکن اپنے بہترین اخلاق سے دوسروں کو اسلام سے محبت کروائیں۔

آیت 91 میں ایک اور گروپ کا تذکرہ ہے؛

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾

تم کچھ اور لوگ ایسے بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں لیکن فتنہ انگیزی کو بلائے جائیں تو اس میں اوندھے منہ گر پڑیں تو ایسے لوگ اگر تم سے (لڑنے سے) کنارہ کشی نہ کریں اور نہ تمہاری طرف (پیغام) صلح بھیجیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو ان لوگوں کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لئے سند صریح مقرر کر دی ہے (۹۱)

ایسے لوگ عام حالات میں ٹھیک رہتے ہیں۔ لیکن جہاں فتنہ اُٹھا پھر اِن کے رویے بدل جاتے ہیں۔ پھر یہ مسلمانوں کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر مغربی ممالک کے لوگ ہمارے ساتھ اچھے ہیں لیکن کچھ لوگ پھر مسلمانوں کے ملکوں میں جا کر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں۔

اگر تو یہ تمہارے ساتھ ٹھیک ہیں صلح سے رہیں پھر تم ان کے ساتھ اچھے رہو لیکن اگر فتنہ کریں۔ مسلمانوں کو تنگ کریں تو پھر تم بھی ان کے رویے کے مطابق ان سے سلوک کرو۔

یعنی جیسا کرینگے ویسا بھرینگے۔ ادلے کا بدلہ۔ جیسے کو تیسا۔ نہ دَبنا ہے اور نا اکڑنا ہے۔ کوئی دھمکی دے تو تم بھی سینا تان کر کھڑے ہو جاؤ۔ صلح کا ہاتھ بڑھائے تو تم بھی اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو۔

یہ بہترین مشورہ ہے۔ بالکل فطرت کے مطابق ہے۔ ماضی کے مسلمانوں سے کافر ڈرتے تھے۔

ہمیں بھی ایسے ہی بننا چاہیئے۔

جب ماضی میں جنگیں ہوتیں تو کبھی غلطی سے اپنا مسلمان بندہ ہی قتل ہو جاتا تھا۔ اس کو قتلِ خطا کہا جاتا تھا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

اور کسی مومن کو شایان نہیں کہ مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو (ایک تو) ایک مسلمان غلام آزاد کر دے اور (دوسرے) مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے ہاں اگر وہ معاف کر دیں (تو ان کو اختیار ہے) اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیئے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وارثان مقتول کو خون بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیئے اور جس کو

یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یہ (کفارہ) خدا کی طرف سے (قبول) توبہ (کے لئے) ہے اور خدا (سب کچھ) جانتا اور بڑی حکمت والا ہے (۹۲)

ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کو لائق نہیں کہ کسی حال میں اپنے مسلمان بھائی کا خون ناحق کرے صحیح بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسی مسلمان کا جو اللہ کے ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہو خون بہانا حلال نہیں مگر تین حالتوں میں ایک تو یہ کہ اس نے کسی کو قتل کر دیا ہو (قصاص)، دوسرے شادی شدہ ہو کر زنا کیا ہو، تیسرے دین اسلام کو چھوڑ دینے والا جماعت سے علیحدہ ہونے والا۔ (مرتد) : (صحیح بخاری:6878)

اس میں بھی یہ بات یاد رکھیں کہ صرف حکمران، یا عدالت یہ فیصلہ کرینگے کے کس کو یہ سزا دینی ہے۔ میں یا آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔

**قتلِ خطا کے احکامات:** مثال غلطی سے قتل ہو گیا۔ ایکسیڈنت سے، یا ڈاکٹر سے غلطی سے۔ تو پھر؛

1) ایک غلام آزاد کر دے۔
2) خون بہا ادا کر دے۔
3) اگر گھر والے معاف کر دیں تو یہ بات اُن کے اختیار میں ہے۔

یہ باتیں کون سوچ سکتا تھا؟ صرف اللہ تعالیٰ ہی جو ہمارا خالق ہے یہ سب بہترین طریقے سے سمجھا سکتے ہیں۔

لیکن اگر کسی قوم سے جو ہیں تو کافر لیکن اُن سے معاہدہ ہو چکا تھا تو پھر کیا کریں؟

1. پھر مرنے والے کے کافر رشتے داروں کو دیت ادا کریں۔
2. یا غلام آزاد کریں۔

3. دو مہینے کے مسلسل روزے رکھیں۔

اسلام میں قتل اتنا بُرا فعل ہے۔ کہ کسی کافر کو بھی بلاوجہ قتل کی اجازت نہیں۔

وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ﴿۹۳﴾

اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہو گا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے (۹۳)

اور جو جان بوجھ کر قتل کرے گا؟

1. اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا
2. اور اللہ اس پر غضبناک ہو گا اور
3. اور اللہ اس پر لعنت کرے گا۔
4. اور ایسے شخص کے لئے اللہ نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اگر یہ آیات عام کر دی جاتیں تو کیا اتنے قتل ہوتے؟

مسلمان کے ہاتھوں مسلمان قتل ہو رہے ہیں۔ قاتل کو یہ پتا ہی نہیں ہے کیوں قتل کیا جا رہا ہے؟

یہ آیات سب کو پڑھائی اور سکھائی جائیں۔ لوگوں کو یہ بات بتائی جائے کہ جان بوجھ کر کسی کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔

ناحق قتل کے بارے میں چند احادیث:

بخاری مسلم میں ہے کہ " سب سے پہلے خون کا فیصلہ قیامت کے دن ہو گا۔ " (صحیح بخاری:6533)

دوسری حدیث میں ہے " ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل سے کم درجے کا ہے۔ " (سنن ترمذي:1395،)

لوگ کیسے ایسے کام کر رہے ہیں۔

کوئی عزت کے نام پر اور کوئی غیرت کے نام پر قتل کر دیتے ہیں۔ کئی مائیں بچوں کو پیدا ہونے سے پہلے ابارشن کروا کے مار ڈالتی ہیں۔ اور کئی ظالم عزت لوٹ کر مار دیتے ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے عظیم خطبہ میں اس بات پر بھی زور دیا کہ کسی کا خون نہ بہایا جائے، چنانچہ ارشاد فرمایا: تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے کے لئے ایسی ہی حرمت رکھتی ہیں جیسے تمہارے اس مہینے (ذی الحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ مکرمہ) اور تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔ تم سب اپنے پروردگار سے جا کر ملو گے، پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ لہٰذا میرے بعد پلٹ کر ایسے کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (صحیح بخاری۔ باب حجۃ الوداع، صحیح مسلم۔ باب القسامۃ) یعنی کسی شخص کو ناحق قتل کرنا کافروں اور گمراہوں کا کام ہے نیز ایک دوسرے کو کافر یا گمراہ کہہ کر قتل نہ کرنا۔

ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ایک دوسرے سے لڑیں اور ایک دوسرے پر تلوار تان لیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کو حیرت ہوئی کہ دونوں کیوں؟ آپ نے فرمایا، کیونکہ اگر مقتول کو موقع ملتا تو وہ بھی اپنے قاتل کو قتل کر دیتا۔

قتل بھی ہو گیا اور جہنم میں بھی جائے گا۔

عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن تین آدمیوں پر اللہ تعالی سب سے زیادہ غضبناک ہونگے۔ایک وہ جو خانہ کعبہ میں جاکر دین کے خلاف کام کرے۔(حرم میں الحاد کرنے والا) دوسرا اسلام میں جاہلیت کے طریقے اختیار کرنے والا۔(سورۃ مائدہ میں تفصیل ہے مثال فحاشی، بچیوں کا قتل، بے پردگی) تیسرا وہ جو ناحق کسی کو قتل کرے۔

ابن مردویہ میں ہے کہ مقتول اپنے قاتل کو پکڑ کر قیامت کے دن اللہ کے سامنے لائے گا دوسرے ہاتھ سے اپنا سر اٹھائے ہوئے ہوگا اور کہے گا میرے رب اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا پروردگار اس لیے کہ تیری عزت ہو (یعنی جھوٹ بولے گا)۔اس قاتل کو جہنم کی سزا ملے گی۔

قتل خطا کی صورتیں؛

1. مارا کسی پرندے یا جانور کو لیکن وہ بندہ مر گیا۔
2. مارنے کی نیت نہیں تھی ایک گھونسہ مارا لیکن بندہ مر گیا
3. لڑائی میں مسلمان کو کافر سمجھ کر مار دیا۔(اُحد میں حذیفہؓ کے والد غلطی سے قتل کر دیے گئے تھے)حذیفہؓ نے معاف کر دیا۔
4. حادثے میں کوئی بندہ مر جائے۔

یہاں فَتَحۡرِيۡرُ لکھا ہے یہ ح رر سے ہے۔یعنی آزاد کرنا۔ جیسے تحریر کاغذ پر جاکر آزاد ہو جاتی ہے۔

وَّدِيَةٌ: ودی۔ بہنے سے ہے۔ جب کسی کو سونپ دیا جائے۔ وادی بھی اسی سے ہے وادی جہاں سے پانی بہتا ہے۔

## قتلِ خطا میں سزا کیوں ملے گی؟

1. احساسِ ندامت کم ہو جائے۔ نیکی کرنے سے دُکھ کم ہو جاتا ہے۔
2. غلام آزاد کر کے کچھ Compensation ادا کر دی۔
3. دیت دے کر حقوق العباد پورے کیئے تا کہ جانے والے کے گھر والوں کو کچھ فائدہ ہو جائے۔

## دیت کتنی ہونی چاہئیے؟

ہم بہت مہنگے ہیں۔ ناخن سے لے کر بال تک ہر چیز کی دیت ہے۔ دیت 100 اونٹ ہے۔ یعنی تقریباً ایک کروڑ روپیہ دیت ہے۔ یا 200 گائیں یا 200 بکریاں یا اُن کی قیمت دیں۔

یہ 100 اونٹ کیسے ہونگے؟ 20 اونٹ اور 20 اونٹنیاں دو دو سال عمر کے، 20 اونٹ اور 20 اونٹنیاں تین تین سال کے، 20 اونٹ اور 20 اونٹنیاں چار چار سال عمر کے، 20 اونٹ اور 20 اونٹنیاں پانچ پانچ سال عمر کے، یہ سو ہو گئے۔

اب اگر کوئی غریب ہے تو دوسرے دوست احباب یا رشتے دار مدد کر دیں۔

اگر بیٹا باپ کو مار دے یا ماں بچے کو قتل کر دے تو ایسے قاتل کو وراثت نہیں ملے گی۔

قتلِ خطا پر ایک آرٹیکل:

ایک مصنفہ نے اپنا تجربہ شئیر کیا ہے۔ نور القرآن سے قران اور ترجمہ، تفسیر پڑھنے اور سیکھنے سے ہماری زندگی بدل رہی ہے۔ مومنہ اور مجاہدہ بننے کی کوشش کر رہی ہیں۔ بچوں کی بہتر تربیت بھی کر رہے ہیں۔ ایک دن میں اپنی سہیلی کے گھر گئی تو اُس نے کہا کہ وہ اپنے بچے کو نمازوں کے نام سکھا رہی ہیں۔ میں نے بچے سے پوچھا تو وہ باادب ہو کر کہنے لگا، نمازِ فجر، نمازِ ظہر، نمازِ عصر، نمازِ مغرب، نمازِ عشاء اور نمازِ جنازہ۔

میں اور میری سہیلی دونوں ہی اُس کے نمازِ جنازہ کہنے پر حیران ہو گئیں کہ یہ اِس نے کہاں سے سیکھا؟

بچّہ بولا کہ میں تو یہ روزانہ ٹی وی پر سُنتا ہوں کہ آج اتنے لوگوں کی نمازِ جنازہ ہوئی۔ آپ بھول گئیں لیکن مجھے تو یاد ہے۔ مسلمان ملکوں میں یہ لفظ اتنا کثرت سے استعمال ہوتا ہے کہ دعا کریں اللہ ہمارے آنے والے حالات بہتر بنا دے۔

کرنا کیا ہے؟

حکمرانوں کو بُرا نہیں کہنا۔ اللہ کے دین کو عام کر دیں۔ علم حاصل کریں اور آگے پھیلا دیں۔